محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ

ششماہی محصول پیشگی ایک روپیہ بارہ آنے

جلد ۶ | بمبئی :- دوشنبہ ۱۷ - جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۲ - ستمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۳۳

مقدمۃ الجیش

اب بھی سنبھل جائیں

ڈچون کے وحشیانہ حملون نے تو ہماری جنرلون کا ناک مین دم کر رکھا ہے - اور ناکہ انکی برتری جواب دینے کیلئے ہمنے بھی ویسی ہی بیرحمانہ کاروائی شروع کردی ہے - مگر وہ اپنی نامعقول حرکت سے باز نہین آتے - اور اونکے افسرون سے شکایت کیجاتی ہے تو وہ اوسکی تکذیب کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ ہمارے بہادر سپاہی ہرگز ایسے بزدلانہ حملے کرینگے اسلئے لارڈ کچنر نے ایک حلفیہ بیان جنرل بوتھا اوسٹین کو پیش کیا ہے جسمین اوس واقعہ کا ذکر ہے جب مقام گراسپن پر شکست کھاکر سپاہیون کو اتباع قبول کرنیکے بعد ڈچون نے گولیسے مارڈالا - اور لکھا ہے کہ اب بھی سنبھل جاؤ تو خیر ورنہ پھر پچھتانا پڑیگا - دیکھئے اسکا کیا جواب ملتا ہے -

ضرور سزا دیجاے

پارلیمنٹ کے ممبرون نے بھی اب ڈچون کو اونکے بزدلانہ حملون کی سزا دینے پر بڑا زور باندھا ہے - کیونکہ اب انھیں اچھی طرح یقین ہوگیا ہے کہ ڈچ جنرلون کی طرف سے کسی قسم کی انسانیت کی امید رکھنا سراسر فضول ہے - مسٹر بادرکینے لارڈ کچنر کو لکھا کہ اب مظالم کی حد ہوگئی - اور نہ ڈچ سرداروں کیطرف سے ابتک ہمین ایسے واقعات تکرار کے نہ ہونیکا یقین دلایا جاتا ہے اسلئے اس جرم مین جو باغی گرفتار کئے گئے اون کے سردارون کو موت اور سپاہیون کو قتل یا اور کسی قسم کی سخت سزا دیجائے - اس مین شک نہیں کہ ڈچون کے ساتھ زیادہ رحم کا برتاؤ کرنا اپنے سپاہیون پر ظلم کرنا ہے - جب اونھین اپنے اعمال قبیحہ کی واجبی سزا دیجائیگی تو شاید ہوش مین آئینگے - ورنہ اسکے بغیر تو وہ کبھی سیدھے نہین ہوسکتے -

انکی بھی امید بر آئی

شاہی زمانہ مین تو ہندوستان کے نوابون اور راجاؤن کے لڑکون کو پہلے فن سپہگری ہی مین تعلیم دیجاتی تھی - مگر جبسے انگریزی حکومت ہوئی ہے اونہین فن سپہگری کا دعوی کرنیوالون سے پریوش نازنینون کے حلقے مین بیٹھکر انکے ہر ناز و کرشمہ پر جان دینے کے سوائے اور کچھ نہین ہوسکتا - مدت سے نواب راجاؤن کی یہ آرزو تھی کہ ہمارے بچون کے لئے کوئی خاص فوج قایم کیجاے تاکہ انہین بھی اپنی بہادری کے جوہر دکھانیکا موقعہ ملے - شکر ہے کہ لارڈ کرزن بہادر نے انکی اس آرزو کو بھی پوری کردیا - یہ درخواست پیش ہوئی ہے کہ ان کے لئے ایک خاص فوج قایم کیجاے - مہاراجہ دربھنگہ نے لندن ٹائمز مین ایک چٹھی شایع کی ہے جس مین اس درخواست پر بہت خوشی ظاہر کی ہے اور لارڈ موصوف کا صدق دل سے شکریہ ادا کیا ہے -

پردہ بُری چیز ہے

اے حضرات ناظرین۔ آپ یہ نہ سمجھ لیجئے کہ پنچ بہادر کو کہیں خبط تو نہین ہو گیا ہے کہ نیچریون کی سی بہکی بہکی باتین کرنے لگے۔ کہین اوس پر کسی نیچیریت کا اثر تو نہین پڑ گیا۔ کہ ملعون مجالس چرانے والون کے مانند پردہ کی بنیاد اکھیڑ دینے کی فکر مین لگے ہوئے ہین۔ اجی توبہ کیجئے۔ کبھی ایسا خیال بھی دل مین نہ لائیے۔ ہم تو ان نیچریون کے پیچھے ایسے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہین کہ اگر بس چلے تو سب کو چاہ بابل مین اوندھا لٹکا کر گرم پارہ اونکے گندہ دماغ تک پہونچا دین کمبختون نے ایسی بُری وبا ہندوستان مین پھیلا رکھی ہے کہ سب کو دین و دنیا سے معطل کر دیا۔ پرائی بہو بیٹیون کو گھورنیکا اسقدر شوق چرایا ہے کہ انہین مسلمانون کی رسم پردہ سے سخت نفرت ہو گئی۔ بدبخت اسبات پر تو ایمان لائے بیٹھے ہین کہ قیامت اور حورون کا وعدہ ملانون کا ڈھکوسلا ہے۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ اگر قیامت کوئی چیز ہے بھی تو ہمارے اعمال ایسے نہین ہین کہ کسی قسم کی جزائے خیر کی امید کیجائے پھر دنیا ہی مین کیون مہجبینون کے نظارون سے آنکھین نہ سینکین اور اگر اسی صورت کہین استخارہ گیا۔ تو پھر کیا کہنا۔ ملاؤن کو جلا جلا کر مزے اوڑائینگے اور اگر پردہ کی بُری رسم یہان باقی رہیگی تو ہماری غرض کسیطرح پوری نہین ہونے پائیگی۔ اسلیئے سب سے بڑی کوشش اسی امر کی ہو رہی ہے کہ جسطرح ممکن ہو اسکی بیخ بنیاد بالکل منہدم کر دین مسلمانون کو پردہ کے فوائد اور بے پردگی کے نقصانات کا مشاہدہ کرکے ہندوون نے تو اس مقدس طریقہ کو اختیار کرنا شروع کیا ہے اور یہ بد نام مسلمانون کا یہ حال ہے کہ نیچیا کہ نابکارون کو گمراہ کرنیکی فکر مین لگے ہوئے ہین۔ ایک ہندو عورت نے کسی اخبار مین اپنا سچا واقعہ درج کیا ہے جس سے بیدارون کو

عبرت حاصل کرنا چاہیئے

یہ ایک غریب اور شکستہ حال شخص کی نیک بخت بیوی ہے ہندوون مین جسقدر بے پردگی ہے تو ظاہر ہی ہے بخصوصاً اپنے عزیزون سے دل لگی مذاق کرنا بھی ان کے نزدیک کوئی معیوب بات نہین ہے۔ یہ عفیفہ عورت ایک روز بستر پر لیٹی ہوئی تھی کہ اسکے شوہر کا حقیقی چچا آکر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ یہ پاس ادب اوٹھ بیٹھی مگر اس کمبخت کو جو شیطان نے اونگلی دکھائی۔ تو عورت کو اپنی طرف گھسیٹا اور پیار و محبت کی باتین کرنے لگا مگر عورت بڑی مشکل سے ہاتھ چھڑا کر وہان سے بھاگ گئی آپ یہی ہندو عورت جو جانتی بھی نہ تھی کہ پردہ کیا چیز ہے۔ اب اپنی بہنون کو نصیحت کر رہی ہے کہ اپنے شوہر کے سوا کسی غیر کو اپنا منہہ نہ دکھائین۔ اور ملعون نیچری ہین کہ موجودہ پردہ کو حدیث و قرآن سے باطل و بدعت ثابت کرتے ہین اور زمانہ کا یہ حال ہے کہ بیٹیون اور بہوؤن کو اپنے داماد اور خسر کے حملون سے بچانا مشکل ہو گیا ہے۔ ہزارہا ایسے واقعے پیش آئے جنکا ذکر کرتے ہوئے ہم خجالت کے دریا مین غرق ہوئے جاتے ہین حال کا ایک واقعہ ہے جسکا درج اخبار کرنا گویا تمام اخبار کو ناپاک کر دینا ہے۔ مگر خیر نیچریون کی عبرت دہی کے لئے کچھ بیجا خلاف مصلحت نہ ہو گا۔ ۲۰ جولائی کو ریگھو ناتھ مصر ساکن برجواڑے نے اپنی بیٹی مسماۃ اشتی سے استمتاع کرنا چاہا لڑکی کو سخت حیرت ہوئی اسنے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔ اپنے ابا جان کو غیرت دلائی۔ اور جب کچھ پیش نہ گئی تو ایک طمانچہ بھی رسید کر دیا مگر اس حرامی پر تو شیطان سوار تھا سوار ہی کا منہہ پی لی۔ مگر آپکا ستر نہ معلوم کس جھاڑی مین جا پھنسا گیا کہ ہم پیٹتی نہین ہے منہہ سے یہ کافر لگی ہوئی کہ کوئی علاج وہین کو بند ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب بلائے گئے تو انہون نے پولیس مین رپورٹ کر دی۔ اب دونون باپ بیٹی گرفتار ہو کر جیل خانہ کی صورت مین پولیس مین پھنسے ہوئے ہین۔

بڑے مجرم ہین

اپنے عیسائی ہم مذہبون کی حمایت کرنے والی یورپین طاقتین ذرا آنکھین کھول کر دیکھین کہ انسانی ہمدردی اور دینی حمیت کی آڑ مین انہون نے کن لوگون کی حمایت کی ہے جنکا خمیر بغاوت اور نمکحرامی سے بنا ہوا ہے۔ کریٹ کے باغیون کی جب ترکی گورنمنٹ نے گوشمالی کی تو تمام عیسائی سلطنتین چلا اوٹھین کہ انپر مسلمانون کی طرف سے بیجا ظلم و تعدی ہو رہا ہے اسلئے اونکی مدد ہمارا پہلا فرض ہے مگر یہ معلوم ہی نہین کہ ان کمبختون نے غریب مسلمانون کا ناک مین دم کر رکھا تھا اور آئے روز انپر طرح طرح کے مظالم کیئے جاتے تھے اور ترکی گورنمنٹ اونکی آنکھون مین کانٹون کیطرح کھٹک رہی تھی۔ کیا انسانیت کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے ناخدا ترس لوگون کی مدد کیجائے جب سے یونان کے پرنس جارج کرٹ کے گورنر مقرر ہوئے ہین اوسوقت سے ان باغیون کے حوصلے اور بڑھ گئے ہین۔ اپنی خباثت باطنی کا ثبوت دینے کی کوشش مین ہمیشہ مصروف رہتے ہین۔ چنانچہ گذشتہ ماہ مین یہان کے تمام عیسائیون نے ایک مجلس منعقد کرکے یہ تجویز پاس کی کہ پرنس جارج اون لوگون کو اعلی مراتب اور عہدے عطا کرین جنہون نے کریٹ کی آزادی کیلئے ترکی گورنمنٹ کے مقابلہ مین ہتیار اٹھا کر اپنی بغاوت کا پورا پورا ثبوت دیا ہے کیونکہ آئندہ بھی ضرورت کیوقت یہی لوگ اپنے حصول مطلب کے لئے کمر بستہ ہون گے۔ ان کمبختون کو اپنی بغاوت کی سزا دینے کے بدلے پرنس جارج نے بڑے بڑے انعامات دیئے اور انکی تنخواہون مین ضرورت سے زیادہ ترقی کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گذشتہ ماہ مین ۲ لاکھ درم آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا۔ افسوس ہے کہ انتظام سلطنت کے اسقدر بیخبر اندھے ہین پھر بھی دل یورپ کی آنکھین نہین کھلتین بلکہ وہ ہر طرح سے پرنس جارج کی معاونت کیلئے تیار ہین۔

جواب ترکی بترکی

اسمین شک نہین کہ ہماری بہادر گورنمنٹ کو آجتک ڈچون کے مانند کسی دشمن سے سابقہ نہین پڑا تھا۔ اگرچہ تعویذ بہی دیکھا گیا۔ کہ ہمارے مدبرین نے بلا جنگ جدل ڈپلومٹ مین کام نکال لیا۔ جسقدر مقابلے ہوئے اوسمین ہمیشہ ہماری ہی گورنمنٹ نے پہلے ابتدائی جنگ کا اعلان دیا۔ اور اکثر مرتبہ ہماری الٹیمیٹم ہی نے دشمن کے چھکے چھڑا دیے۔ اور اس لڑائی مین بہی الٹی میٹم دینے کا ہماری گورنمنٹ ہی کا حق تھا۔ کیونکہ ڈچون نے اسکے مطالبات کی تعمیل نہین کی۔ مگر بخلاف اسکے ڈچون ہی نے اپنی شجاعت کے جوش مین الٹی میٹم دیڈالا اور مدت ختم ہوتے ہی لڑائی شروع کر دی۔ اب ہماری طرف سے جو کارروائی شروع ہوتی ہے اوسکا وہان سے بہی برابر کا جواب ملتا ہے۔ ڈچون کی ظالمانہ اور بزدلانہ حرکتون سے تنگ آکر ہمارے لارڈ کچنر بہادر نے جو اعلان شایع کر دیا کہ انکے ساتھ بہت برا سلوک کیا جائیگا۔ تو یہ سمجھے تھے کہ اب شاید ڈچ خوف کہا کر مان جائینگے مگر اس اعلان کا بہی بڑے دہڑلے کیساتھ جواب شایع ہوا۔ چنانچہ جنرل لنڈبلیری نے بڑی دلیری سے ڈچون کو بہت دلائی ہے کہ خوف کی کوئی بات نہین ہے۔ اگر انگریزون کیطرف سے ہمارے ساتھ سختی کیجائیگی۔ تو ہم بہی غافل نہین ہین۔ لارڈ کچنر کا اعلان ہمارے جوش شجاعت کو ہرگز فرو نہین کر سکتا۔ ہم بزدل نہین ہین کہ دشمن کی دہمکی مین آکر اپنے ارادہ سے باز آئینگے۔ لڑائی سے ہم ہیی ہاتھ اوٹھائینگے جبکہ یا تو ہمین پوری پوری آزادی دیجائیگی جسکی غرض سے ہم اپنی ہزارون عزیز جانین تہ دل کر دی ہین یا جتنے ڈچ باقی رہے ہین وہ بہی اپنے ہمقومون کا ساتھ دینے کیلیے موت کے گہاٹ اوترکر عالم بقا سے ملکر ہو جائینگے اوسوقت تک لڑائی بدستور جاری رہیگی۔

ہندی مسلمانونکی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
محمد شریف بن داود صاحب	بنگلور	[illegible]	محمد شریف بن [illegible]
کمشنر اکبر میرٹھ صاحب	״	[illegible]	
منشی محمد صاحب بارچہ ام	کلکتہ	[illegible]	
حاجی تاج علی صاحب بارچہ	״	[illegible]	
جہنگو صاحب خدمتگار	دارجیلنگ	[illegible]	
عبد اللہ بن سعدی صاحب سکنہ ہاپڑ	زنجبار	[illegible]	
عنایت اللہ خانصاحب بن عبد الحق صاحب خوجہ	״	[illegible]	عبد اللہ بن سعدی صاحب سکنہ ہاپڑ
عبد الحکیم صاحب پشوری	״	[illegible]	״
محبوبخان صاحب جمعدار جیلخانہ	״	[illegible]	״
اسمٰعیل خانصاحب پشوری	״	[illegible]	״
شیخ سجاد صاحب پوشمین	״	[illegible]	״
سید لیاقت حسین صاحب اکبرآبادی	״	[illegible]	״
منشی محمد شاہ صاحب	״	[illegible]	״
عبد الکریم صاحب بری زرروفہ	״	[illegible]	״
عبد الرحمن صاحب سیپاہی نمبردوز	״	[illegible]	״
عبد الرحمن صاحب سپاہی بھیجکلی	״	[illegible]	״

ہندی مسلمانونکی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
عبد اللہ بن عبد الرحیم صاحب سورتی	زنجبار	[illegible]	عبد اللہ بن [illegible] صاحب
عبد الرحمن صاحب سپاہی کسٹم	״	۸/	״ [illegible]
سید احمد علی صاحب سپاہی پولیس	״	۸/	״
محمد بخش صاحب ناٹک پولیس	״	۸/	״
محمد عبد الرحمن صاحب آلہ آبادی	״	۸/	״
محمدی خدابخش صاحب سپاہی پولیس	״	۸/	״
محمد علی صاحب سیالکوٹی	״	[illegible]	״
مستری محمد خان صاحب	میرٹھ	[illegible]	[illegible]

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

(القول الاول) مسلمانان ہند نے اعانت حجاز ریلوے کے لیے ایک ہزار انگریزی جمع کر کے گورنمنٹ برطانیہ کی استدعا کی ہے کہ رقم سفارت قسطنطنیہ کو بھیجکر رسید منگوا دیجائے۔

دن پھر گئے ہیں

سچ ہے قضا چیونٹی کی آتی ہے تو اوسکے پر نکلتے ہیں۔ بلا فرانس کو خدا جانے بیٹھے بٹھائے شیطان نے کیا اونگلی دکھا دی کہ وہ ہمارے ترکی شیر کے منہ آیا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ وہاں فرانس کے قبضہ میں چند گھاٹ ہیں اور وہ یہ چاہتا ہے کہ ہمیں اس کے متعلق پورے پورے اختیارات دیے جائیں۔ ترکی نے مصلحت ملکی کے لحاظ سے فرانس کو یہ اختیارات دینا مناسب نہ جانا تو فرانس نے درخواست کی کہ ترکی گورنمنٹ ہمسے یہ گھاٹ خرید لے۔ ترکی نے پہلے تو اقرار کیا تھا مگر پھر کسی مصلحت سے انکار کر دیا۔ اسپر فرانس جامے سے باہر ہو گیا۔ اور اپنے سفیر کو واپس بلا کر اور ترکی گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنے کی دھمکی دی۔ بھلا اس سے ترکی گورنمنٹ کو نقصان ہی کیا پہنچ سکتا تھا مگر اس خیال سے کہ خواہ مخواہ کا لڑائی جھگڑا اچھا نہیں۔ ترکی گورنمنٹ نے یہ کہدیا کہ ہم تمہیں اختیارات دیدینگے مگر مثل مشہور ہے کہ کمینوں کے ساتھ جتنا سلوک کیجیے وہ اور سر چڑھ جاتے ہیں۔ فرانس نے اس مصلحت کو بزدلی پر محمول کرکے ترکی پر اور دباؤ ڈالنا چاہا۔ اب آپ یہ فرماتے ہیں کہ اسیوقت فرنچ رعایا مقیم ترکی کے حقوق کا بھی فیصلہ کیا جائے۔ اس گستاخی کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو آدھی روٹی ملتی تھی وہ بھی ہاتھ سے جاتی رہی۔ گھاٹ کے متعلق جو حقوق دینے کا وعدہ تھا۔ اوسکی تعمیل بھی ملتوی رکھی گئی ہے۔

فرانس کو اب تک بہادر ترکوں سے مقابلہ کرنے کی نوبت نہیں آئی ہے۔ ورنہ یہ حماقت نہ کرتا۔ حقیقت میں اوسے تو یہ چاہیے تھا کہ روس اور یونان کو ترکی بہادروں نے جو ناکوں چنے چبوائے ہیں اوس سے سبق حاصل کرے۔ ورنہ بہت جلد نتیجہ بھگت لیگا۔ کیا تعجب ہے کہ فرانس بھی کسی اور کی شہ پر ہو۔

خوب جہنم بھرا کیے

سخت افسوس ہے کہ چند سگان دنیا نے ہماری گورنمنٹ کو مفت بدنام کر رکھا ہے۔ باوجودیکہ گورنمنٹ کیطرف سے عدالت کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے مگر ہمیشہ بے انصافی کی شکایتوں سے اخبارات کے کالم سیاہ نظر آتے ہیں۔ پبلک سچے حالات سے تو واقف ہوتی ہی نہیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان بد عنوانیوں کا دھبہ ہماری معصوم اور عدل پرور گورنمنٹ کے دامن عزت پر آتا ہے۔ آجکل ہندوستان میں رشوت ستانی کا بازار کسقدر گرم ہے کہ ہزاروں روپیہ گورنمنٹ سے تنخواہ پاکر بھی حکام کی ہوس کی دوزخ کسیطرح بھرتی نہیں۔ ایسی حالت میں بھلا غریبوں کی دادرسی کیا خاک ہو سکتی ہے۔ وہ بیچارے بزدلوں کی جان کو صبر کرکے بیٹھ جاتے ہیں مگر مثل مشہور ہے کہ ترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ؎ اجابت از در حق بہر استقبال می آید۔ آخر کسی روز انکا صبر بے ایمان رشوت خواروں پر پڑتا ہے۔ اور پھر عاقبت کی رسوائی کے علاوہ دنیا میں بھی اونکا منہ کالا ہو جاتا ہے کسقدر افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ تو اپنی رعایا کی دادرسی کے لیے لاکھوں روپیہ صرف کرے اور پھر رعایا اسپر ظلم اور بے انصافی کا الزام لگائے۔ آرہ کی منصف دیویندر ناتھ رائے کا تو مقدمہ بازی کی بہت دنوں سے چرچا لگی میں اور سرگرمی میں تھا۔ دونوں ہاتھوں سے بڑی بیفکری کیساتھ رشوت لیتے تھے۔ اور غریب مظلوموں کی نالشیں بڑی بیدردی کیساتھ واپس کر دیجاتی تھیں۔ مگر یہ بات کہانتک چھپ سکتی ہے۔ آخر ٹھاکر سنگھ کے مقدمہ میں جو بہت ہی جی کھولکر رشوت لی تھی اسکا پتہ گورنمنٹ کو لگ گیا پھر کیا تھا باید دگر کو دست بیت دگر کا مضمون ہو گیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سارا محکمہ ان گرو جی کا مرید تھا۔ منصف صاحب ملازمت سے برطرف کر دیے گئے اور انکے مریدوں کو بھی اچھی سزائیں دی گئیں۔

پھر کھنڈت پڑ گئی

چین کا معاملہ بھی عجیب معما ہے کہ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بارہا سنا گیا کہ عنقریب تصفیہ ہونیوالا ہے مگر کبھی یہ سنا کہ فیصلہ ملتوی ہو گیا جب دیکھیے یہی سنا جاتا ہے کہ قسمت تو دیکھیے کہاں ٹوٹی ہے کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا۔ صلحنامہ پر دستخط ہونے کی سب تیاریاں ہو چکیں بعد کوئی نہ کوئی بات ایسی پیش آجاتی ہے کہ پھر معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے کبھی روس نے اپنے مطلب کی بات بھی کہی اور دول یورپ کے کان کھڑے کر دیے۔ اور کبھی ہماری بہادر گورنمنٹ دول یورپ کی دہوکہ بازیوں سے چونک کر دستخط کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔ غرضکہ تصفیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ چین ابتک تو بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اوسنے یہ خیال کیا کہ جبتک دول یورپ آپس میں لڑ رہے ہیں اوسوقت تک تو ہم بیٹھے بیٹھے تماشہ دیکھا کرینگے۔ کیونکہ انکے باہمی جھگڑوں میں ہمارے مطلب کی کوئی بات نکل آئی تو ازیں چہ بہتر۔ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے۔ اور جب انکا جوش مخالفت فرو ہو جائیگا تو اپنی باری پر ہم کوئی جھگڑا چھوڑ دینگے کیونکہ آخر ہماری سلطنت پر تباہی تو آ ہی گئی ہے پھر کیوں دونوں ہی لطف کیوں نہ اوٹھائیں۔ غرضکہ جب اوسنے دیکھا کہ دول یورپ آپس میں لڑ کر اب اچھی طرح تھک گئی ہیں اور اب کوئی بات ایسی نہیں رہی کہ معاملہ کو طول کھینچنے کی امید کیجائے تو اوسنے یہ کہکر کہ ع اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی ؎ ایک پھلجھڑی سی اور چھوڑی کہ تم نے توڑ جھگڑ کر اپنے مطلب کے موافق شرطیں لکھوا دیں۔ اب ہماری بھی ایک بات مان جاؤ یعنی یہ جو قید لگائی ہے کہ چین میں آیندہ آلات جنگ باہر سے نہ آنے پائیں یہ اوٹھا دیجائے۔ بھلا دول یورپ یہ بات کیوں ماننے لگے تھے۔ غرضکہ پھر دونوں کیلیے صلح کا تصفیہ دیر تک رہ گیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

افسوس نہ معلوم نئی تہذیب کے ہاتھوں ہندوستان کے کتنے نواب اور شاہزادے خانہ بدوش اور تباہ حال ہوں گے خدا نیچروں کا برا کرے کہ ان کمبختوں نے تمام ہندوستان میں یہ ایسی وبائے عام پھیلا رکھی ہے کہ مسلمانوں کو دین و دنیا کہیں کا نہ رکھا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تعلیم کوئی بری چیز ہے بلکہ علم آدمی کو دین و دنیا میں سرخرو بنانے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ دولت کیساتھ عزت بھی اگر کسی چیز سے حاصل ہو سکتی ہے تو وہ علم ہی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے بگڑے دل نوجوانوں میں انگریزی تعلیم کی تحصیل کا بالکل مادہ نہیں ہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے مذہبی علم سے اسقدر ناواقف ہوتے ہیں کہ انگریزوں کا علم حاصل کرتے ہی جھٹ وہ انہیں کا کلمہ پڑھنے لگتے ہیں کمبخت نیچری ایام طفولیت میں بچوں کو قرآن شریف پڑھانا فضول سمجھتے ہیں۔ مذہبی کتب کی تعلیم انکے نزدیک تضیع اوقات ہے۔ ہندوستان اور خصوصاً بمبئی میں اہل دول کے ایسے بہت کم بچے نظر آئینگے جو الف کے نام بھالا بھی جانتے ہوں۔ ذرا لڑکے نے ہوش سنبھالا اور انگریزی سکول میں بھیجکے داخل کر دیا بلکہ حتی الامکان یہی کوشش کی جاتی ہے کہ اسی سکول میں داخل کیا جائے جہاں مسلمان کی صورت بھی نظر نہ آئے۔ کیونکہ یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں کی بد تہذیبی ان میں بھی حلول نہ کر جائے۔ پھر آپ ہی خیال کیجیے کہ وہ بچہ اگر اسلام سے بالکل ناواقف رہا تو اسمیں اسکا کیا قصور ہے۔ یہ لازمی بات ہے کہ عیسائی بچوں کی صحبت کا اثر اوسپر ضرور پڑیگا۔ اور پھر اوسکا دین عیسوی کیطرف رغبت کرنا کون سی بات ہے مگر ہم تو دیکھتے ہیں کہ اپنے دین سے ناواقف رہکر وہ کسی دین و ملت کے نہیں رہتے۔ بلکہ

نیچرل آزادی

اور تہذیب اونکا دین و ایمان ہو جاتا ہے۔ ایک امرتسری تعلیمیافتہ نوجوان نے جو آپ بیتی پر درد الفاظ میں درج اخبار کی ہے اوس سے آجکل کے نو تہذیبوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ طالبعلم مذکور اسوقت سخت غربت اور پریشانی کی حالت میں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میرے والد ایک مشہور امرتسری سوداگر تھے چونکہ میں انکا اکلوتا لڑکا تھا اسلئے وہ مجھے بہت محبت اور پیار کی نظر سے دیکھا کرتے تھے لیکن وہ تھے بالکل پرانے فیشن کے اور مجھ میں نئی روشنی نے اپنا پورا اثر کیا تھا اسلئے انسے مجھے سخت نفرت تھی۔ انٹرنس پاس کرنیکے بعد میرے دماغ میں کیمبرج کا رینگلر بننے کا خبط سما گیا اکثر ہمیشہ ولایت کی ہوا کھانیکی فکر لگی رہتی تھی۔ ایکروز ایک دوست سے مشورہ لیکر میں والدہ کے ہزار روپیہ کے گہنے چرا کر بمبئی بھاگ آیا۔ اور ولایت جانیکی تیاری ہی میں تھا کہ اونہیں کسطرح خبر لگ گئی۔ اور بمبئی میں آکر مجھے اپنے ساتھ وطن لیگئے۔ بیوی میں چونکہ ضرورت سے زیادہ دلیسیت بھری ہوئی تھی اسلئے اوس سے بھی مجھے سخت نفرت تھی۔ ۶ ماہ بعد امرتسر میں موسمی بخار پھیلا۔ اور میرے والدین اوسکی نذر ہوگئے پھر کیا تھا میری تو دلی مراد بر آئی۔ جس روز والدین کا انتقال ہوا۔ وہ دن میرے لئے روز عید تھا۔ مدت کی مری ہوئی آرزوؤں میں جان آگئی۔ ایک بیوی وبال جان باقی رہ گئی تھی۔ لیکن اوس کالی چڑیل سے پیچھا چھڑانا بات ہی کون سی تھی۔ والدین کا چہلم ہوتے ہی میں نے بیوی کو طلاق دیدی۔ اب رہ گیا۔ دکان کا انگڑ کھنگڑ۔ اوس کو بھی فروخت کرکے ٹھکانے لگا دیا۔ سارا مال و اسباب بیچکر ساٹھ ہزار روپیہ اپنے ساتھ لئے۔ اور جھٹ پٹ

ولایت کا رخ کیا

لنڈن پہونچتے ہی باچھیں کھل گئیں۔ قانون گو اکثر وعظ میں حوروں کا ذکر کرتے جو سنا تھا مگر ہم تو یہی ساری باتوں کو ڈھکوسلا سمجھتے تھے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مرنیکے بعد حوروں سے تعلق ہو نا تو معلوم مگر جیتے جی ضرور یہ مزہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک دن بیٹھے بٹھائے جو شوق چرایا تو [illegible] کر پیرس چلدیا۔ اس شہر کی رونق عالیشان اور مہوشوں کے جمگھٹے دیکھکر لنڈن کو بھی بھول گیا۔ وہیں ایک اول درجہ کے ہوٹل میں ٹھہر گیا ایک روز بازار میں مہ جبینوں کا نظارہ کر رہا تھا کہ ایک دلربا سے آنکھ لڑ گئی۔ وہ تو گویا پہلے ہی سے ادھار کھائے بیٹھی تھی۔ بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملا کر میٹھی میٹھی باتوں سے مجھے اپنا غلام بنا لیا۔ روز گاڑی پر سوار ہو کر باغوں کی سیر ہونے لگی۔ ایک ہفتہ کے بعد میں نے اظہار الفت کرکے شادی کی درخواست کی۔ اور اوسنے بڑی خوشی سے اسے منظور کیا۔ میں نے ... روپیہ تو اپنے پاس رکھے۔ باقی روپیہ بینک میں داخل کرکے چیک بک مہ جبین بیوی کو دیدیا لیڈی صاحبہ کا حکم تھا کہ بلا اجازت کبھی میرے کمرہ میں داخل نہ ہونا۔ غرض کہ شادی کے بعد کبھی کبھی اونکا جمال نظر آتا۔ ایک روز اوسکے کمرہ کے پاس جا کر دروازہ کی دراڑ میں سے جھانک کر دیکھا۔ تو اسی برس کی بڑھیا نظر آئی۔ گنجی اور پوپلی۔ تو اوسنے جھٹ پٹ بکس سے جعلی بال نکالکر سر پر جمائے۔ نقلی دانت لگائے منہ پر پوڈر پھیلا۔ اور بڑی ہی نازک کرشمہ سے دروازہ کھول کر میرے سامنے آگئی۔ میں تو اوسی وقت بے ہوش ہوگیا۔ اور ہوش میں آیا تو [illegible] ساتھ تھا نہ۔ معلوم ہوا کہ وہ بینک سے روپیہ لیکر بھاگ گئی ... ہوٹل کا بل ادا کرنا تھا اسلئے [illegible] جہاز پر سوار ہوا اور ہندوستان چلا آیا۔ اب [illegible] ہرگز ولایت کا رخ نہ [illegible] ع جا عبرت ہے [illegible]

معرکہ آرائی

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

خداوند لوح و قلم نے جاندار مخلوق کی دو قسمیں کیں۔ ایک حیوان ناطق یعنے انسان۔ دوسرے حیوانِ غیر ناطق یعنے درندے چوپائے وغیرہ۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ قدرت کا بنا ہوا گلدستہ رنگا رنگ خاکی زمین سے کہیں سبقت رکھتا ہے۔ لباس حیوانی نفیس خوبصورت سنہرا روپہلا خداوند لایزال نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ رفع احتیاج کی تدبیر عقل تمیز سب عطا کیا۔ اب اگر حضرت انسان کو آپ خیال کریں۔ تو حضرت پیدا ہوئے ننگ دھڑنگ۔ نیرنگی زمانہ ملاحظہ فرمائیے ننگ بچے کا ناطقہ بند ہو گیا۔ نہ تو انا کی گود میں [illegible] آئین سے پلے۔ خدا خدا کرکے پروان کو پہونچے۔ کہاں تو شرم و حیا سے گوش آشنا بھی نہ تھے۔ اب مارے شرم کے ننگا باہر بھی نہیں نکلتے۔ اپنی پہلی حالت یکلخت فراموش کر بیٹھے۔ اب ذرا اور سن شعور کو پہنچے۔ تو اپنی فرعون جیسا مانی دکھانے لگے۔ اس سے مارا۔ اس سے لڑے۔ ادھر گئے ادھر بھاگے۔ اب جانوروں کی کیفیت جنگل میں ملاحظہ فرمائیے سب باتوں میں ہم سے زیادہ۔ لیکن اوس پر بھی اشرف مخلوقات کا تمغہ ہمارے ہی ہاتھ۔ فرمائیے تو سہی ہم نے کیا سرخاب کے پر لگے ہیں کہ اشرف کہلاتے ہیں۔ عیش و آرام و بیفکری سے جو زندگی بسر کرتے ہیں۔ یا ہم بھی بسر کرتے ہیں۔ علاوہ برین ہم خود اپنا قدر [illegible] بھول گئے ہیں۔ رنج و زیادہ کا خیال ہے۔ آپ [illegible] کالبد سمجھتے ہیں نہ یہ [illegible] قابل تھے کہ اشرف المخلوقات [illegible] ہونے [illegible] بڑا غور کرنا چاہیے۔ [illegible] باعث ہم اس درجہ اعلی کے

مستحق ہو سکے۔ امر و نواہی کے بتانے والے نے جب ہمکو بتایا کہ غصہ۔ حسد۔ بغض۔ ظلم۔ دغا۔ طمع۔ جھوٹ غرور۔ بدگوئی۔ غیبت۔ بُری باتیں ہیں۔ انسے ہمکو بچنا چاہیے۔ اور راستبازی۔ رحم۔ عفو۔ انصاف عاجزی۔ موافقت۔ محبت۔ مودت کی ہدایت کی تو ہمنے اوسکو تسلیم کیا۔ ہم سب اتفاق کے زیور سے مرصع ہوکر آپس میں دست و بغل ہوئے۔ اوس وقت ہمکو اوس شے کی ضرورت پڑی جو روز بروز ہمارے میل جول کی بڑھانیوالی حسن اخلاق میں ترقی دینے والی ہو۔ اوس شے کا نام مجھے شاید تہذیب کہنا ہے۔ بڑے بڑے گلستان۔ جہاں انواع و اقسام کے گل و ریاحین کھل رہے تھے۔ سبزہ لہلہا رہا تھا۔ ہر سمت بہار کا عالم تھا۔ بستان چمن کا ایسا ہوا جوبن جو رضوان خلد بریں کو غیرت سے مجبور پیدا کنا رہیں غوطہ زن کر رہا تھا۔ وہ باغات [illegible] بادِ صرصر کے تند جھونکو نے پامال کر دیے تو پھر ہم کیا امید کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارا باہمی نفاق نزاع۔ کج خلقی۔ موجودہ ہی حالت میں بنے رہے۔ اچھی حالت ہونا تو ذرا مشکل ہے۔ گلاب کے پھول کو اگر آپ کچل ڈالئے تب بھی وہ اپنی خوشبو پہنچائیگا لکڑ ہارا صندل کی ڈال کاٹتا ہے۔ لیکن وہ اوس ظلم کے عوض اوسکو خوشبو ہی پہنچاتا ہے۔ ایمیرے بھائیو۔ یہ تہذیب کا اعلی رکن ہے۔ عزیزو! اگر تمہارے دل خواہش ہو کہ گردش کے دن [illegible] سینچ [illegible] زینت بکا شانہ امید کا چراغ گل نہ ہو۔ تو ضرور بالضرور متحلی بالفضائل و متخلی بالرذائل ہو۔ مجھے بہت دیکھا ہے کہ آدمی اپنے حسن صورت سے اتنا خوب خاص و نام نہیں ہوتا جتنا حسن سیرت سے۔ وہ لوگ جو کج خلق ہیں۔ سدا اون کے کلنگ کا ٹیکا لگا۔ بدنام ہوگئے۔ ہمیشہ ہر شخص سے خواہ وہ ادنی ہے یا اعلی [illegible] ہو یا چھین استطاعت گفتگو کرو۔ [illegible] سطح [illegible]

ہاں گر تمہارے خلق سے مسموم ہو جائے۔ تہذیب کے معنوی معنے پاکیزہ کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں مہذب وہی جو ہر قبیح باتوں سے اپنے کو منزہ کرے۔ اگر ہم میں آدمیت نہیں۔ اخلاق حمیدہ نہیں۔ ادب۔ تہذیب سب خار و ہے۔ تو کیا ہم انسان کہلائیں گے۔ جہاں ہم دو کالبد دار و حمار۔ اگر چلنے پھرنے۔ بولنے پر ہمارا قالب انسان کہلاتا ہے۔ تو گدھا بھی اس نام کا مستحق ہے۔ افسوس بنلے تو گئے۔ انسان۔ لیکن ہوگئے وحشی۔ آفتاب اتنا بہا اونچا کہ نہ ہوگیا [illegible] جس کے ذرہ [illegible] بہتر ہے کمال انسان بہ خاکساری ہے جُدا اور ہے اکسیر جُدا۔

حضرات! ذرا تو بیدار ہو جیے۔ کب تک غفلت میں پڑے رہیے گا۔ جب ہم لوگ تہذیب اخلاق سے پیچھے ہٹ گئے۔ ہمنے علم و ہنر سے بالکل ہاتھ اوٹھا لیا۔ سستی و کاہلی اور بد افعالی کی ہیبت گھنگور گھٹا چھا گئی۔ تب دوسرے لوگ بازی جیت لیگئے ؎

یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری
جو بخشیں گے اب قوم کو خواری

اُنہیں۔ وحشی۔ بے تہذیب۔ بے ترتیب کون ہے۔ سوچئے تو سہی ؎ امیروں کی اولاد بے تربیت ہو۔ بڑی اور نچی حالت بُری اونچی گت ہے۔ اے ہمارے ڈوبتی ہوئی کشتی کے ناخدا تیری ہی اگر مدد ہے۔ تو بیڑا پار ہے۔ نہیں تو ہماری حالت اس قابل نہیں کہ ہماری ہی کوشش سے سدھر جائے۔ اگر تیرا قادر و توانا ہاتھ معاون نہ ہوا۔ تو اس ہلاکت کے ورطہ میں ہم سے تو ممکن نہیں کہ بچ جائیں۔ اے رحیم خدا ہمارے ساتھ ہو۔ دکھ درد و تکلیف میں ہماری اعانت کر۔ جب ہم کسی مسئلہ میں بحث کریں۔ اسے خدا توفیق دے کہ ہم ہر بات معلوم کریں۔ طرز معاشرت کا جزو اعظم ہے۔ تہذیب [illegible] بلکہ اور [illegible] مگر بس : ہے [illegible]

فقط

[illegible]

خط کا مضمون بن جاتی ہیں لفافہ دیکھکر
آدمی کو بھانپ لیتی ہیں قیافہ دیکھکر

ایم - ایچ - صاحب کا مضمون مابدولت علیہ رحمت نے پڑھا جس کو دیکھکر بہت چکرائے کہ یا اللہ یہ حضرت ہیں کون جنہوں نے خوب نام سے سبکے ملاحیان سنائی ہیں - اور بدنام ہونے تمام جگہ اینجانب جس نے کہا ہی کہ یہ سب انہیں حضرت کی شیطانی ہے - واللہ ثم باللہ یہاں فرشتوں کو بھی خبر نہیں -

آخر مابدولت بھی اپنے نام کے آزاد ٹھہرے مضمون نگار کو ڈھونڈھ ہی نکالا - اور کچھ تعجب نہیں جو چند کی شنکر اون حضرت کی بھی دوات سوکھنے لگے اصل تو یہ ہے کہ خدا یہاں کی رنڈیوں سے محفوظ رکھے جدھر دیکھو ادھر ٹھگنی ہی پھرتی ہیں اور ہر ایک کام میں اپنی ٹنگڑی اڑاتی پھرتی ہیں بات یہ ہے کہ ان کو دم ملتا ہی نہیں جب ہی تو پھول پھول کر کپا ہو گئی ہیں - ہائے جو کہیں مابدولت کے ہتھے میں آجائیں تو قسم پیر منیجر کی دو ہی روز میں بی صاحبہ کے گال پچکوا دوں اور ...... جھول جائیں -

مدرسہ اسلامیہ کی نسبت جو مضمون لکھا گیا اوسکا اصلی سبب یہی بی ٹنٹر بیگم ہیں - گو پلپلا گئی ہیں تو کیا ہوا مگر اب بھی خدا کے فضل سے ڈبل رول سے کم نہیں اسی وجہ سے ظفر بورڈنگ کے لونڈے تک بی صاحبہ پر لٹو ہو گئے اور لگے بی صاحبہ کے گھر کے بیچوں بیچ میں اینٹیں پھینکنے - ارے پھر کیا تھا - شاہجہانی دولت میں جوش آگیا اور لیا آڑے جیسے پاجی گڑھی میں اودھر جان اودھر سے [illegible] جھنکیں بی [illegible] [illegible] کے گھر سے جانے لگے - کچھ عرصہ میں [illegible] منیجر صاحب کو [illegible] - وہ بھی [illegible] [illegible] بیٹھے [illegible] - بی صاحبہ [illegible]

چیلی چانٹیاں تو اس بات کی منتظر ہی تھیں - منیجر صاحب کو خوب ہاتھوں ہاتھ لیا - کسی نے ہاتھ پکڑا کسی نے ٹانگ کی غرض کھینچ کھانچ کر اپنے گھر لے گئیں اور کہا کہ یہ موئے لونڈے مرا کرتے ہیں خاص اسی وجہ سے اینٹیں پھینکتے ہیں - منیجر صاحب اپنی عزت لیکر گھر بھاگ آئے اور کسی سے چوں بھی نہ کی کیونکہ آجکل رنڈیوں کا راج ہے اور وہ اسی وجہ سے بیدھڑک ہیں -

"سیاں بھئے مختار اب ڈر کسکا" بی صاحبہ کے جان نثار سلامت رہیں پھر کیا ہے پانچوں انگلیاں گھی میں اور چوتڑ کڑھائی میں -

حقیقت میں سچ تو یہ ہے جتنے یہاں کے شریف ہیں سب ہی تو رنڈی بازی کی علت میں گرفتار ہیں منیجر صاحب نے خاص اسی وجہ سے کسی سے کچھ کہا سنا نہیں کہ اپنے دوستوں سے جو دو چار روپیہ کی مدرسہ کو آمدنی ہے وہ مفت میں چلی جائیگی -

بی صاحبہ کے جو چاہنے والے تھے اون کو تاب کہاں یہ تو وہ مثل ہوئی مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت انہیں اپنی چپڑی اور دو دو سے کام - ان حضرت کو بھی خیرخواہی جتانے کا اچھا موقع ہاتھ آیا اور سچ ہے عاشق صادق ایسے ہی ہوتے ہیں - حضرت نے جھٹ پٹ ایک مضمون مدرسہ کی مخالفت میں دھر گھسیٹا نہ جناب گورنمنٹ اسکول کے طالب علم ہیں اور نہ کچھ بلکہ بی صاحبہ کے گھر ستوں میں داخل ہیں اور اپنے آپ کو طالب علم اس سے لکھا کہ مابدولت بدنام ہوں - مگر اس کی خبر نہ تھی - ہر فرعونے را موسیٰ اور ایسے ہی حضرات کے واسطے کیا خوب مثل کہی ہے - تجاہلے دیکھو دیکھو - منیجر سے کہیں - کس کی کس کو رنڈی (ہاتھ کے اشارے سے) ان کو ان [illegible] ہی چند دول میں جو رنڈیوں کی محبت میں اسنجاب پ[illegible] کے کام کو بٹہ کی [illegible] رسوا ہیں -

آگے جناب کا غصہ فرو کرنے کیواسطے یہ خبر مسرت اثر سناتے ہیں کہ بی صاحبہ کی نورچشمی کو گیا ہوا بہت عرصہ ہوگیا اب تو پہیلیاں کھلتی ہیں - گو محرم میں بندریا کا دودھ تو خوب مگر نہ ڈھیلا کر کے پیا ہوگا مگر اب تو تھن سے منھ لگا کر پیا مبارک ہو! مبارک ہو! مبارک ہو!!!

لیجئے جو بھی بات تھی وہ کہدی اب چاہے بی صاحبہ کو برا لگے یا اچھا -

ہا فــــــتـــــم

سیاں بھئے مختار اب ڈر کس کا

لـــــــم

حقیقت کھل گئی راز نہاں کی
صفائی ہو گئی شاہ... ن کی

لعنت برین شرافت

اُجرت پہ دنیوالی منظر میں جا بجا ہو بیٹھ گئے جو شرفا تو عرصہ تک خیر تو ہا ہر اس خیالیں کہیں شہر پہ ٹ ہو خانگی بیان ہو شرفا ہیں کہ جناب کا بھی مرنگی اپنے روزہ اور دیا ناخبر غلط

(برسات)

ہائے یہ موسم اور یہ برسات - ساون کی گھٹا اور کالی رات - بجلی کی کوند - اور سبزہ اس سال کا اور کوئیل کا چلانا - پاپیہی کا شور مچانا -

لپٹے جاتے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

(رام پیارا رسم)

رات کے دس بجے ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آرہے ہیں کسی کمسن کی روشن پر دہ کالے ناگ جو بکھرے ہوئے دلدادوں کے دلوں کو ڈس کر کسی گھر کے گوشے میں شملا کھتے ہیں - اس وقت اس ماہ کے مقابلہ ہوا کے سراوند [illegible] گھٹا کر [illegible] اور [illegible] کر رہے [illegible] [illegible] کی [illegible]

کس کر بندہی جاتی ہین مگر تو ۔ ۔ ۔ اسیسے مچلین کر ادا اور - کوئی گلبدن بجلی کی کوند سے کانپ کانپ کر کسی کے شانہ سے لپٹ جاتا ہے - اور عجب بیخودی کے انداز سے کہتا ہے - اسے ہے دیکھو تو کیسی ڈراونی رات ہے - خیر کوئی وصل نصیب تو یہ مزے لوٹ رہا ہے - مگر ہم پر سوار ہین - ٹھنڈی ٹھنڈی مشرقی ہوا آرہی ہے اور ہمارا دماغ اسوقت فلک چہارم تک پہنچ رہا ہے - دل تو کہتا ہے کہ ہائے اسوقت کوئی گلبدن نازک ادا - پریوش - مہ پارا - چاند کا ٹکڑا ہوتا تو یہ کالی رات کیسے آرام سے گذرتی - اور پھر عقل پر افسوس ہوکر کہتی ہے کہ کیون دیوانہ ہوئے ہو - توبہ توبہ ہرگز یہ خیال نہ کرنا - دیکھو اسی وصل کے چند لمحہ لذت کے خیال نے قیس کو مجنون کیا - فرہاد تیشہ بیداد کا شکار ہوا - زلیخا کو کنوئین جھانکنا پڑے - غرض بہت سی تاریخین اس امر کی کافی گواہ موجود ہین - پھر دل اسطرح کہنے لگا کہ تو تو بالکل باولی ہوگئی ہے - ہم کو سمجہانے آئی ہے اور ہزارہا خرابیان اور اپنے بزرگون کے نام کو جو آجکل کے نوجوان ڈبو رہے ہین کیا اون کے پاس تیرا گذر نہین ہے - عقل - بہلا تیا نا ورا مین تو مجنو - دل - سنے شہر محلہ نالہ پار مین ایک مرغی کے بچہ پر لڑائی ہوئی اور دو آدمی مارے گئے باغ ہزارہ کی سڑک پر ایک کالبستہ کی برات پر ڈاکہ پڑا مال و اسباب لوٹا - اور ایک آدمی کی ناک پر بھی عنایت فرمائی - دو جوان مردون نے اسی سال مین رنڈیون سے نکاح کیا اور اب کمرہ پر بٹھا دیا - شاہ آباد دروازہ لونڈے بازی کی بدولت لٹھ چلا - بازار مین آج کل من کا عرصہ ہوا کہ خوب سر پھٹول ہوئی - رنڈیون کو کنڈیون مین بھر کر لکھنو سے امیر شکیل جیل لوگ لائے - نادر شاہی دولت اور دائمی خزانہ برباد کیا -

ایک ڈومنی چھاپل کی بدولت ایک ذی عزت شخص پر حیدری نعرہ کی چوٹ آئی - اکثر آدمی یہ سمجھکر کہ ہم ہمیشہ اسی جگہ مقیم رہین گے - اور المبیر کے نایب ہونیکا گمان کرکے خوب دہوم سے رنڈی بازی کرتے ہین - ایک لاتیی مسمی عبد الرؤف خان سب انسپکٹر پولیس نے بہت سی سپاہیون پر اودہم مچا رکھی تھی مگر خیر خدا نے شمن لی کرا دیا پر تین مقدمہ قائم ہوئے - اندگواہ گذر گئے خدا کرکر ضرور عدالت کر تو ونکا ثمرہ تھے - محمد خانصاحب مالگذار کے خلف ارشد نے معہ اپنے ملازم کے استاد تفضل حسین خان کے لڑکے پر تلوار کھینچی مگر اوس جوان مرد نے ہاتھ مروڑ کر چھین لی - جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ خود تو چھپے ہین اون کو تمام شہر جانتا ہے مگر اون کے ساتھ باپ بیچارے کو بھی حالات نصیب ہوئی - افسوس ایسی اولاد سے لاولد ہونا بہتر ہے -

پھران لوگون کو تو نے نہ سمجھایا ہم کو سمجھانے آئی ہے - عقل - ارے ظالم تو یہ نہین جانتا کہ مین حیادار کو سمجھانے جایا کرتی ہون - مجھے بیحیا سے کیا تعلق - دیکھ ہزار ہا پیر بچہ کا باپ دعا دار بنا پھرتا ہے مجھ اون سے کیا مطلب میرا کام سمجھانا ہے - آیندہ تو دانی و کار تو -

مرادِ ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اور سنیئے

اسی ہفتہ رامپور مین سیلاب آیا - قریب قریب پچاس ساٹھ گانون کے خاص ریاست کے فنا ہوگئے - اور انگریزی کے گانون کی تعداد نہین اکثر گانون والے درختون پر چڑھ گئے تہے اون کے واسطے ہمارے راج دولارے ہز ہائینس حضور پُرنور والئے رامپور نے رحم خسروانی سے فیل خانہ کو حکم بہیجا کہ فوراً تمام آدمیون کو تلاش کرکر ہاتہیون پر لاد لاد کر لاؤ - اس صورت سے سینکڑون آدمیون کی جانین بچگئین جو حضور والئے رامپور کی جان و مال کو عمر بہر دعا دین گے اور اسی آمد و شد مین ایک ہاتہی بہی ڈوب گیا موضع پرائی کے قریب - کئی ہاتہی بن سے بہکر چلے آئے ایک تو علاقہ رامپور مین آکر ڈوب گیا - ایک ہاتہی کا بچہ مراد آباد مین پانی سے نکالا گیا ایک شیر بہی بہتا ہوا چلا گیا - پانی ابہی تک موجود ہے مگر کم ہے افسوس اسمین ہزارہا جانین ضائع ہوئین - مگر ہمارے حضور پرنور نے ضرور پوری پوری غریب پروری فرمائی - اور ایسا بندوبست فرمایا کہ یہ پانی شہر مین نہ آسکا ورنہ رامپور کی حالت بہی ابتر ہوجاتی - خدا اوس کو جلد دور کرے اور ہمارے حضور کی ترقی عمر و دولت ہو

چالاک و طرار سچا نامہ نگار از رامپور

دلچسپ مشاعرہ

اخبار چمن کے افسر میان لال بجھکڑ حضرت پنچ بہادر نکل گئی نکل گئی نکل گئی ہا ہا نکل گئی - ادہر ادہر نکل گئی ارے یار کیا نکل گئی ٹرانسوال کی سلطنت ڈچون کے ہاتھ سے نکل گئی یا کیپ ٹون مین کوئی سونیکی کان نکل گئی یا چین مین پہر کوئی چہیز چاند نکل گئی یا تمہارے ہاتھ سے کوئی بیر بہوٹی نکل گئی یا وصل مین طپش دل بے قرار نکل گئی - (اوہون) ہائے توبہ نکل گئی اور کیا موقعہ سے نکل گئی اور بہشت سے نکل گئی ہا ہا مین سمجہا میان مین تمہارے تری نکل گئی یا زمین پاؤن تلے سے نکل گئی یا تمہارے موہنہ سے کوئی بے تکی بکواس نکل گئی

ہان ہان واہ دستار مین بہی تمہاری آزادی کا
قایل قریب قریب تو پہونچ گئے ہو۔ مگر بارچہ آدہ انچ
کی کسر باقی ہے خیر مین نے معاف کیا آزدہ تن گوش
ہوکر سنو مین ہی بتائے دیتا ہون تم بہی کیا یاد
کروگے اینجانب ٹہیک ٹہیک اسوقت جب سوئی ہونے
دو پر جہکی ہی تہی تشریف آتو بہ بستر استراحت پر تشریف
فرما ہوے لیٹنا تہا کر پہلے پہل دنیاوی خیالات کا ہجوم
نہیں ہوا مگر مین نے بے موقع سمجہکر تاریخ پڑہادی
ہی ان کے اہلی موالی کو پیٹھ پہیرتے دیر نہ ہوئی تہی
کہ پر خراش میاں خواب نوشین صاحب ناتک پیانی
دیتے ہوئے اپنا بوریا بدہنا سنبہالتے کچہری مین
دہر داخل ہوئے مجہکو ان کے حال زار پر رحم آیا اور
جہٹ پٹ مراقبہ مین سر کہسیڑ دیا بس کیا دیکہتا ہون
کہ مین جانب ہین اور رشک فردوس باغ اور سرو کے
پرسے تہوڑی ہی دیر تک بادولت ادہر ادہر کی سیر
کرتے اور نرم نرم قدسی فرش زمرد مین کو اپنے پانون
سے کچلتے پہرے مگر ہائے سو

درد دل بہی کہا نہین جاتا
ہائے چپ بہی رہا نہین جاتا

جدہر جاتا تہا دل مین خیال یار چٹکیان لیتا تہا اور
ہر ہر قدم پر درد دل آنہہ آنہہ کر رستہ بتاتا تہا کہین
تختہ گلاب پر نظر جا پڑی اور کسی تجیس وش کے لال
لال گالون کا سمان بندہ گیا کہین نرگس سے آنکھ
لڑگئی اور کسی کی چشم حیران کی یاد مین دل تہام لیا
گیا کہین سوسن سامنے آگئی اور کسی کی مستی گلے ہونٹون
کی یاد مین دل بیتاب سے دہوان نکلنے لگا کہین
بلبل شیدا کی دلسوز صدائین کان مین آپڑین
اور یہان دل وحشی قفس جسم مین پہڑپہڑانے لگا
جب بادولت کا دل ادہر ادہر جوکڑی بہرتے بہرتے
گہبراگیا تو با من حسرت و ارمان کی گٹہری سر پر رکہ
باغ سے روانہ باندہ ہوئے ابہی تہوڑی ہی دور
گیا تہا کہ ایک عجیب دل خوش کن سمان آنکہون کے
سامنے نظر پڑا کیا دیکہتا ہون کہ اک مکان رشک
چہارم آسمان جس کی بلندی پر طائر خیال کا پر جلتا
ہی حائل ہے لوگون سے بہرا ہوا ہے اور وسط
مین ایک قندیل پر روشن ہے جس کی روشنی مین سب
باری باری آکر کچھ پائجامون سے نکالتے اور پڑہتے
ہین اور واہ واہ مرحبا کی صدائین بلند ہو ہو کر سارے
ہال کو سر پر اوٹہا لیتی ہین میرے منچلے دل نے نہ
چاہا کہ صف نعال مین بیٹھ کر بے مزہ وقت ضایع
کرون یہ خیال آنا تہا کہ بندہ درگاہ کو دہتے دیتے پہاند
دہکیے کہاتے وسط ہال مین پہونچ گئے وہان
کیا تہا آئیے آپ تشریف لائیے کے سوا کوئی
بات ہی نہ تہی طبیعت تو بہت گہبرائی مگر خلاف تہذیب
سمجہکر شانہ فرمانا تو پہ مصافحہ کرکے ڈٹ ہی تو گئے
ابہی ایک عذاب سے جان چہٹی دیر نہ ہوئی تہی کہ دو
سر کہانے آموجود ہوگئے حضرت کچھ ارشاد
جل بہن کر جواب دیا آپ سوقت بے موقع تکلف
رہنے دیجئے اور اگر کچھ کہنا ہو تو سیدھے سیدھے
لفظون مین بیان فرمادیجئے بیفایدہ سر نہ پہرائیے
پہر تو چین بچین ہوکر کہا فرماتے ہین جناب من
خفا نہ ہون یہ مجلس مشاعرہ ہے اگر کچھ شعر ودر
ہون تو یہان عرض کردیجئے باقی اللہ اللہ خیر
صلا اتنا سننا تہا کہ زمین پانون تلے سے نکل
گئی آسمان کو استعجاب کی نظرون سے دیکہنے
لگا آف بڑی بے عزتی ہوئی اگر پہلے سے معلوم
ہوتا تو ادہر کا رخ بہی نہ کرتا مگر اب کیا۔ نہ پائے رفتن
نہ جائے ماندن دل ہی دل مین سوچ رہا تہا کہ یا
الہی اب کیا کیجئے آخر کار مین نے کمر ہمت باندہ
اپنے دماغ کی بیچون بیچ والی کوٹہری کہول اتنا زور
لگایا کہ ناک کے رستون پر بے تکی بکواس نکل گئی
اتنا آیا نا سمجھ کے درمیان یا لاؤن توپ کا الیسٹ

دار رستا۔ وہہ ہلا

غزل نہین چاٹ

کیا کہو گے تم خدا سے روز دیدار ون گیر کو
ہم نے خود آنکہون سے دیکہا ہی لگاتے تیر کو

وصف کوئے یار زاہد کیا کرون تجہسے بیان
مات کرتی ہے وہان کی خاک بہی اکسیر کو

سبزہ نورس کی آن کے دیکہہ لی جس نے بہار
کیا وہ آنکھ نہین لگائے خط کشمیر کو

ہمنشین ہوتا ہون مجنون کا کبہی فرہاد کا
کوہ صحرا مین لٹاتا ہون عبث توقیر کو

مدتین گذری ہین مجہسے کہ وش نہان نہین
دل ترس کر رہ گیا ہے میر تیغ و تیر کو

آسمان پر اڑ کے پہونچی بد مرون میر کا
عشق مین رتبہ بلا چشم سبے توقیر کو

بل نہ پڑجائے کلائی پر ترے قاتل کہین
صاف تو کرنے عدو پر سینے کچہ شمشیر کو

تیرے ہرجائی پنے سے مین بہت حیران ہون
دل مین رکہون یا کہان رکہون تیری تصویر کو

ہین گئے شاید امتحان وہ مجہسے راہ عشق کا
دیکہتے رہتی ہین اکثر عاشق دلگیر کو

بیخودی کا میری الفت مین ہوا اتنا اثر
کچہ نظر آتی ہے اب تسکین چرخ پیر کو

بلبلین ڈالین گی مجہپر لا کے منقارون سے گل
جب چلیگا شہر مین لاشہ مرا تشہیر کو

جب کیا اس نے اشارہ سر جہکا کر کہدیا
شمع ہون تجہسے جدا کر دیجئے گلگیر کو

بوسے پڑہکر حرف مطلب اختر بیتاب کا
آگ لگ جائے تری اس بیکی تحریر کو

ساف

بک گیا ہون جنہ نہین کیا کیا کچہ

سمجھ نہ بیچے خدا کرے کوئی

بسم

محمد عبدالحی پھلواروی بہاری اختر از بھاگلپور جعفر خان کی گلی

قرآن مجید سہ ترجمہ مع احسن الفوائد

ان ایام مسرت التیام میں پھر وہی تین ترجمہ کا قرآن مجید اسی نامی مطبع میں جو پہلے کئی مرتبہ شایع ہو چکا تھا اور جس کے خاص عام مقبولیت نے ہاتھوں ہاتھ اوس کو لیکر نایاب کر دیا تھا پھر ہی شائقین کی وہی تمنا و خواہش تھی اسلئے اب اس عاجز نے اور حسن و خوبی و آب و تاب کے ساتھ طبع کیا اور اس کے حاشیہ پر ہر ایک آیہ کے متعلق حدیث و تفاسیر کی معتبر کتابوں سے صحیح شان نزول عمدہ فوائد منتخب کرکے انکو پیرایہ میں درج کئے ہیں مزید بران قرآن مجید کا ایک مقدمہ جس میں فصول تفاسیر کے متعلق نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے - اسکے اول میں چھپان کیا گیا ہے علاوہ ازین قرآن مجید کی فہرست جس سے تمام قرآنی احکام نہایت آسانی و سہولت کے ساتھ برآمد ہو سکتے ہیں لگائی گئی -

(۱) فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالے مع فواید مترجم گرویدہ -

(۲) حرف لفظی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ -

(۳) ترجمہ بامحاورہ شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ مع موضح القرآن - حیات اربعہ محسنہ یعنی سوانح عمریان شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ و شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ و شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ و مولوی سید احمد حسن صاحب دہلوی دام فیضہم کے لگائے گئے -

غرضکہ اس قسم کا قرآن مجید چشم فلک نے باوجود گردش لیل و نہار آجتک کہیں نہیں دیکھا خدا کے فضل و کرم سے مطبع فاروقی دہلی نے اس گوہر نایاب کو تیار کرکے شائقین کلام ربانی کے پیش کیا اور اب منتظر ہے کہ مشتاقان کلام مجید اس کے کہان تک قدر کرتے ہیں تقطیع ۲۲ - ۲۹ سفید حنا شدہ قیمت للعہ - ایضاً کاغذ حنائی دیڑھ صد ایضاً کاغذ ولایتی قسم اول حنا شدہ سے ہے -

مجلد قرآن مجید سوا روپے زائد پر علاوہ قیمت کے مل سکتا ہے - اس کے علاوہ ہر قسم کی کتب ہمارے ہاں موجود ہیں جو درخواست آنے پر روانہ کیجا سکتی ہیں -

المشتہر

سید عبدالسلام مینیجر فاروقی پریس دہلی بازار بلّی ماران

کتاب خاص علم

پر

مختصر ریویو

اسوقت ہمارے سامنے ماشاءاللہ و نادر تحفہ ہے جس کو دیکھ دیکھ کر ہماری آنکھیں مسرور اور دل شاد ہوتا ہے - وہ کیا ہے خاص علم کی کتاب ہے جس کو ہمارے دلی دوست منشی قدر نے تصنیف کرکے قومی خدمت کا حق ادا کیا ہے - خوشامدانہ تعریف کی نہ اس کتاب کو ضرورت ہے نہ ہم کو عادت - مگر حق بات کا چھپانا بھی ذم کبیرہ میں داخل ہے - الحق منشی صاحب نے وہ کام کیا ہے جو ہر اک قومی لیفارمر کو کرنا چاہیے - اس کتاب کے ذریعہ سے مسلمانوں کو عموماً اور قوم کو خصوصاً جو کچھ توجہ دلائی ہے وہ اس قابل نہیں کہ فروگذاشت کردیجائے بلکہ ضرور اس کو دستور العمل بنایا جائے - لطف یہ ہے کہ تعلیمی سلسلہ میں سب ہی ضرورتوں کی سلسلہ جنبانی کردکھائی ہے - نیز قوم کے اتفاق و اسباب ترقی پیدا کرنے کیطرف توجہ دلائی ہے - لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے تو بہت ہی اچھا نسخہ ہے اس کے کسیقدر جوہر جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب باڑی نے پیشدستی کرکے بذریعہ اشتہار دکھائے ہیں گویا اظہار خلوصیت میں مصنف موصوف سے مشتہر صاحب گوئی سبقت لیگئے ہمارے نزدیک شیخ صاحب ممدوح کا شکریہ پہلے ادا کرنا چاہیے - کیونکہ انکی تحریک پر منشی صاحب نے قوم کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا عام مسلمانوں اور خاص کر قومی لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اس کتاب کی تعلیم ضرور دلائیں - بلکہ ایک نظر خود بھی ملاحظہ کریں بقول ہمارے مہربان مشتہر صاحب کے "یہ ایک کارآمد کتاب ہے" طالب علم لوگ تو اس سے بہت ہی کچھ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں - کیونکہ ہر ایک شخص اس کتاب کی تعلیم حاصل کرکے ہندی کا خاصا منشی بن سکتا ہے - ہمارے پاس ہے کیا جو ہم اپنے قلبی محب اور قومی خیرخواہ منشی وجیہ الدین احمد صاحب کو اس کے عوض میں ہدیہ مبارکباد پیش کریں بجز اس کے کہ صدق دل سے ساتھ یہ کہدیں "خدائے پاک منشی صاحب کو اس محنت کے صلہ میں جزائے خیر دے اور قوم کو توفیق عطا کرے کہ اس کتاب کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں آمین" باین خوبی کتاب کی قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۲ رکھی ہے -

یہ کتاب ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں سوداگروں اور کتب فروشوں سے مل سکتی ہے یا اس پتہ سے طلب کیجئے + وجیہ الدین احمد نمبر ۱۳ ورجیت پور روڈ (جھاؤ تلی) کلکتہ -

راقم احسان دہلوی

کوک شاستر

مسمے بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے

اور بالخصوص نوجوانان ما ہوس العیش کی دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں ۔ جن کے عوض میں اپنی دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنیکو دریغ نکرین گے چار باب مردون اور دو عورتون سے متعلق ہیں ۔ ۲۲ نسخہ او پر مجلد ایک روپیہ (عہ) راقم بابو رام ۔ محلہ قانون گویان ۔ مراد آباد

اسلامی دنیا

امیر المومنین خلد اللہ ملکہ نے ایک فرمان حال مین اس مضمون کا نافذ فرمایا ہے کہ فنون حرب کی جس قدر کتابین جرمنی زبان مین ہین ۔ سب کی سب عربی (یا ترکی) مین ترجمہ کرکے افسران عساکر عثمانیہ کو پڑہائے جائین تاکہ وہ اسی طریقہ پر اپنے ماتحتون کو فنون جنگ کی تعلیم دیسکین ۔ اور کسی عثمانی افسر فوج کو ترقی نہ دیجائیگی تاوقتیکہ وہ ان کتب کے مضامین مین مہارت کامل پیدا کرکے امتحان مقررہ مین پاس نہ ہو جائے ۔

تمدن گزٹ بصرہ اور نجد کے متعلق لکھتا ہے کہ ابن رشید نے شہر قسیم (واقع علاقہ نجد) کے گورنر کو حکم دیا ہے کہ وہان کے باشندون نے جو بلا مقابلہ شیخ مبارک کی اطاعت قبول کرلی تھی اس قصور کی سزا مین ۴ سال ون سے کل پیداوار کا نصف بطور جرمانہ وصول کیا جائے ۔

اللواء لکھتا ہے کہ مسلمانان نٹال نے اعانت حجاز ریلوے کے لئے ایکہزار پونڈ انگریزی جمع کرکے گورنمنٹ برطانیہ سے استدعا کی ہے کہ رقم مذکورہ صدر کمیٹی قسطنطنیہ کو بھیجکر رسید منگوا دیجائے ۔

بقول معلومات ولایت حجاز کے ذی مروت اہل دول نے بھی دوہزار پونڈ عثمانی حجاز ریلوے کے لئے فراہم کرکے دار السعادت کو ارسال کئے ہین ۔

نوایجاد حیرت انگیز صراحی (نمبر ۹)

ایسی صراحی آجتک دیکھنے مین نہین آئی ۔ زر کثیر صرف کرکے نہایت محنت کا ر آزمودہ شخص سے بنوائی ہے ۔ صفت یہ کہ پانی یا دیگر قسم کی چیز کو یا کسی چیز کی مدد کے ذرا سی دیر مین اسقدر ٹھنڈا کر دیتی ہے کہ انسان اسکو بڑی لذت سے پیتا ہے انکے واسطے تو آب حیات ہے جنکو جنگلون مین میلون روپیہ خرچ کرنے پر بھی آب سرد میسر ہو نہین سکتا ۔ ایسی ہلکی خوشنما اور مضبوط بنی ہوئی ہے کہ ٹوٹنے کا نام نہین جانتی ۔ گو اسکی ساخت مین گو بوجہ بہت سی چیزون کے کیا ہین کیا یہ فرض حال ہر گرمی کی جان ہے قیمت کلان عا خورد عہ ۔ ایک دم ایکدم خرید کر کے خرید کر ایک مفت ::

(ہماری خاص فرینڈ واچ) جنکے ڈائل پر بھی یہی نام ہے کھلا ڈکنے کی بکلسور اور جاپانی مشین نہایت مضبوط پائدار گارنٹی ۲ سال قیمت سے **(ہماری خاص اسلفنسی واچ)** جسکے انہر کی علیحدہ چابیدار بکلس مشین اسکی ہو بہو ۱۰ یا ۸ روپیہ والی انگلش واچ جیسی نہایت خوبصورت برسون تک کام دینے والی گارنٹی چار سال قیمت عہ **کلائی پر باندہنے کی گھڑی** معہ بانسپور ڈیزائن کے لگنے کی ۔ قیمت صرف نیا مشین نہایت عمدہ ٹھیک وقت دینے والی گارنٹی دو سال قیمت ہے ۔ چاندی کی قیمت عہ ۔ **برجیدار فرشی گھنٹہ** جو چلنے مین برسون کی عمر لایا ہوا اسکے دو رخ ایکا نقشہ ڈائل نہایت خوبصورت بیل بوٹے منقش ہین ۔ اور گاگا نیا گھنٹہ بھی لگا ہوا ہے مشین نہایت پائدار بجانے والی اکبر بہ جاپانی لگا دو ۸ روز فرصت ۔ گارنٹی ۲ سال قیمت عہ **نوایجاد کوکو کلاک** ہے اسکی تعریف کچھ ہے جسے ہر شخص اسکی تعریف سو اور یہی ارزان قیمت دیکھنے کو ضرور حیران ہوجائیگا ۔ اسمین پورا گھنٹہ اور نصف گھنٹہ بجنے پر ایک خوشنما پرندہ باہر نکلتا ہے خود بخود گھڑی کی کہڑکی پاہر نکل آتی ہے اور ایک نہایت سریلی آواز سے کوکو کی آواز دیتی ہے ۔ گھنٹہ بجا ہی پور بند نایب ہوجاتی ہو گھنٹہ نہایت خوبصورت ہوتا ہے ۔ نامی جانے ہین ۔ اوائل دیکھنے کا گارنٹی ۳ سال قیمت عہ

ملنے کا پتہ ۔ دہلی پانڈو دام پرشاد المشتہر

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ بامرزی کی ایک جماعت پر جو گریکوا ٹاؤن سے کمبرلی جانیوالے سامان رسد کو اپنی حفاظت مین لیجا رہے تھے ۴ بور رسالہ کمانڈو نے حملہ کیا ۔ ہمارے ۹ آدمی مقتول اور ۳۲ مجروح ہوئے مگر ڈچ پسپا کر دئے گئے ۔ اور سامان رسد ان کی دستبرد سے بچا لیا گیا ۔

آبھر رسالہ کوفارے سمتھ کے قریب ہمارے ۴ سپاہی مقتول اور ۵ مجروح ہوئے لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ بیڈی برانڈ کے شمال مین ۲۲ رسالہ کو ڈچون کی ایک بڑی فوج نے ہماری فوج کو گھیر لیا اور تین برٹش افسرون اور ۶۵ سپاہیون کو گرفتار کر لیا ۔ اسکے ڈچون نے مذکور قیدیونکو رہا کر دیا ۔ لارڈ کچنر کا بیان ہے کہ مین اس معاملہ مین تحقیقات کر رہا ہون ۔

پامال گزٹ لکھتا ہے کہ اب یہ یقینی امر ہے کہ معتبر حلقون مین لارڈ سالسبری کے مستعفی ہونے کی خبر مشہور ہو رہی تھی وہ صحیح تھی مگر شاہ ایڈورڈ کی تخت نشینی کے جلسہ تک لارڈ مذکور کا استعفا ملتوی رہیگا ۔

زار روس معہ زارینہ کے کوپن ہیگن کیطرف روانہ ہوئے ۔ جہان سے وہ کیل جائینگے وہان زارینہ اپنی ہمشیرہ سے ملاقات کرینگی اور زار روس ڈنزگ کیطرف بڑہینگے جہان سے کیل واپس آکر ڈنمرک کو روانہ ہونگے ۔ سرکاری طور پر اطلاع دیگئی ہے کہ شہنشاہ ولیم اور زار روس کی ملاقات کے جلسہ مین کاونٹ لیمسڈارف بھی شامل ہونگے ۔

کرنل کارٹ نے ۲۲ رسالہ کو ونی گنگ کے جنوب مین ایک ڈچ ڈپو پر دفعتہ حملہ کیا ۳ ڈچ مقتول اور ۲ گرفتار ہوئے ۔ بہت سا سامان رسد ہمارے ہاتھ لگا ۔

ستارپور میں بچون کے چرائے جانیکی گہبراہٹ اب رفع دفع ہو گئی- ایک ۵۰ سالہ مسلمان پر شبہ تہا وہ رہا کیا گیا ہے- اوس نے زدوکوب کرکے والونپر نالشر کی- شہر میں بذریعہ منادی عوام کی تشفی کیگئی-

ملتان سے خبر آئی کہ وہان ایک تازہ گروہ جعلی روپیہ بنانیوالون کا گرفتار کیا گیا ہے-

زمینداران بنگالہ نے ایک جدید انجمن قایم کی صدر مقام کلکتہ ہوگا-

امیر صاحب آغاز ستمبر مین کابل مین دربار فرمائینگے افغان ترکستان سے بہی اُمرا مدعو کئے گئے-

سرحد پشاور کی ملٹری پولیس و آفریدی غنڈہ لٹیرون کو لاتی تہی- وہ جبر اجبرًا لیگئے- ۲ سپاہی اور ۳ حوالدار تہے- وہہاتیون نے رائفلون سے مقابلہ کرکے مغلوب کیا-

حضور لاٹ بنگالہ نے اجد سیا میں مہاراجہ صاحب کے سدن محل مین جاکر ۹ ارکو شرف ملاقات بخشا-

بنگلور کے مقدمہ بلوہ سپاہیان مین ملزم عبدالغفور کو پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی-

کشمیر کار کی چکی پر جو محصود لشکر تمام رائفلین چہین کریگیا- وہ ۲۰۰۰ کا نہین صرف ۹۰ کا تہا-

شرقی بنگالہ مین زلزلون کا سلسلہ خوفناک ترقی پر ہے- اندیشہ ہے کہ میمن سنگہ برباد ہو جائیگے-

تجویز ہے کہ نیشنل کانگریس کا آیندہ اجلاس سنہ ۱۹۰۲ء مین خاص لندن مین کیا جائے-

سرحد وزیرستان نوجوان کی نقل و حرکت کسم ہذا مین نہین کیجائیگی کیونکہ غیر موزون ہے-

لفٹنٹ کرنل پیٹر صاحب رزیڈنٹ نیپال کے عہدہ پر مستقل کئے گئے ہین- علم پایا ہو-

لفٹنٹ کرنل ہربرٹ صاحب مستقل رزیڈنٹ

گوالیار مقرر کئے گئے ہین- حکم جاری ہو گیا-

نینی تال مین ۲۰ و ۲۱ تاریخ کو ۱۴ انچہ بارش ہوئی سڑک ٹانگہ رک گئی ہے- اسی سخت بارش سے ایک آبشار عین جودہ گاپہ رونجردی کے درمیان نئی سڑک مین واقع تہا اوسمین بجری و پتہرون کا سیلاب آیا جسمین بہنا گیا ہے کہ چار پانچ آدمی دب گئے منجملہ اون کے ایک بنجارہ بیچارہ قضا کا مارا رسد کے گہوڑے لارہا تہا- وہ دبکر مر گیا- آج ۵ تاریخ کو ابر صاف ہوا ہے- کالا کہان سے ابوکہیت تک قریب پل ابیل کے پہاڑ دہنس گیا ہے جس سے بڑے خطرناک حادثہ کا خوف ہے- اس پہاڑ کے نیچے کی آبادی جس قدر تہی وہ سب ویران کر دیگئی جا بجا راستہ ٹوٹا ہے- عام سڑک بند ہے- گاڑی کے راستہ سے آمد و رفت ہے (نامہ نگار)

بچون کے ورغلا کر چرائیکی گہبراہٹ مدراس مین بہی پہیلی-

سرساوہ و جگادہری کے درمیان نارتہ ویسٹرن ریلوے ٹوٹ گئی- شملہ کالکا ریلوے نے بہی نقصان اوٹہایا ہے- دہرہ دون سے کالکا تک تمام سڑک پر گنگا پانی کا زور غضب تہا- بیشمار قلی لگا دیگئے- ڈاک مین ہرج آیا-

چیفکورٹ پنجاب مین کام کی بہرمار ہے- تدابیر سوچ رہے ہین کہ کیسے اسکو ہلکا کیا جائے-

رنگون مین کا غذات امتحان اُڑا لیجانیوالے پانچون کو ۲- ۲ ماہ قید ہوئی-

مقدمہ غبن مدراس مین کالیکی ایدیلی خزانچی ولیمسن کو ایک سال قید ۱۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا تیرہ ہزار چہ سو روپیہ غبن کیا تہا-

ڈیرہ غازیخان مین دریا کا زور بہم کم ہے-

شملہ مین سڑک ٹانگہ پہر جاری ہو گئی-

بنارس مین چندہ یادگار قیصرہ بچاس ہزار تک پہنچا ایک گمنام فیاض نے دس ہزار ارسال کیا ہے-

تحصیلدار امروہہ حادثہ بندوق سے مر گئے اس کی غلط رپورٹ کے لئے انسپکٹر غلام نبی ملازمت سے موقوف ہوئے-

کلکتہ مین سعدپور کے عثمان علی شیخ کو چہ سال قید سخت ہوئی اپنے برادرزادہ کو خنجر سے قتل کرنا چاہا تہا-

جنوبی افریقہ کی فوج پولیس کے لئے کلکتہ کو پانچہزار جفت پاپوش ۲۰۰ پائجامہ بندرالز تیجہ کو بہیجے گئے-

مظفرنگر کے مقدمہ استحصال بالجبر پولیس مین انسپکٹر حبیب اللہ اور کل دیگر پولیسمین سشن سے بری ہو گئے-

ممالک شمال مغربی اودہ مین سامان خوراک کی تیاری و کہپت کی بابت خاص تحقیقات کا حکم نافذ

اموات کل امراض	اموات عام	بتعداد رعایا	تاریخ
۱۵۱	۲۹	۳۰	۲۵ اگست
۱۱۲	۲۶	۳۱	۲۶ //
۱۴۰	۲۵	۱۹	۲۷ //
۱۴۷	۲۲	۲۹	۲۸ //
۱۲۱	۲۱	۳۰	۲۹ //
۹۳۰	۲۱	۱۳	۳۰ //
۳۳۳	۲۰	۴۵	۱ //

مطبع حمیدی امیدی بمبئی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا